



سوال

(154) وضوء کے شروع میں (بسم اللہ) کے الفاظ

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سنت مطہرہ میں وضوء کرتے وقت تسمیہ کن لفظوں سے ادا کیا جائے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

ابن السنی نے ”عمل الیوم اللیلیۃ“ رقم (27) میں بسند صحیح نقل کیا ہے انس بن مالک سے وہ کہتے ہیں کہ صحابہ میں سے کسی نے وضوء کا پانی مانگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم میں سے کسی کے پاس پانی ہے؟“ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے برتن میں اپنا ہاتھ رکھا اور فرمانے لگے بسم اللہ کہو وضوء کرو۔“ تو میں نے دیکھا کہ آپ کی انگلیوں کے درمیان سے پانی نکل رہا تھا یہاں تک کہ سب نے وضوء کر لیا میں نے انس رضی اللہ عنہ کو کہا ”تمہارا کیا خیال ہے وہ کتنے تھے؟ تو انہوں نے کہا ستر کے قریب تھے۔ اور اس پر باب باندھا ہے ”یہ باب وضوء کے تسمیہ کی کیا کیفیت ہے؟“ نسائی (1/18) رقم (76) بیہقی (1/43) دارقطنی (1/71)

دوسری حدیث: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابو ہریرہ! جب تو وضوء کرنے لگے تو کہہ ”بسم اللہ والحمد للہ“ تیرے محافظ فرشتے تیرے لئے نیکیاں لکھتے رہیں گے جب تک تیرا یہ وضوء ٹوٹ نہیں جاتا۔

طبرانی صغیر (73) المعجم للبیہقی (1/220) اور اس کی سند کو حسن کہا۔

اور رد المحتار (1/74) میں ہے: اور سند اسکی حسن ہے۔

دیکھنا چاہیے کہ واقعی اسی طرح ہے کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ اس باب کی صریح احادیث معلول ہیں اور انہیں کسی کی سند بھی اعتراض سے خالی نہیں تو اس کلیے سے اس کی سند کی تضعیف ہوتی ہے اور صریح کا لفظ اس لئے کہا کہ پہلی حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن غیر صریح ہے اور تنقیح الاحوذی (1/37) میں ہے اس باب کی احادیث یا حسن صریح ہیں یا صحیح غیر صریح ہیں۔

اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے کہا ہے ”ان احادیث کے مجموعے سے قوت پیدا ہوتی ہے جو اس کی اصلیت پر دلالت کرتی ہے۔

پھر کہتے ہیں کہ ”ولی اللہ الدہلوی حجة اللہ البالغہ میں کہتے ہیں: یہ (حدیث ابو ہریرہ) نص ہے کہ تسمیہ رکن ہے یا شرط۔

